سورة البقرة

آيات ١٥ - ٨

وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّقُوۡلُ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَ بِالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ مَا ہُمۡ
بِمُؤۡمِنِیۡنَ ۘ﴿۸﴾ یُخٰدِعُوۡنَ اللّٰہَ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۚ وَ مَا یَخۡدَعُوۡنَ اِلَّاۤ
اَنۡفُسَہُمۡ وَ مَا یَشۡعُرُوۡنَ ؕ﴿۹﴾ فِیۡ قُلُوۡبِہِمۡ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَہُمُ اللّٰہُ مَرَضًا ۚ
وَ لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌۢ ۬ۙ بِمَا کَانُوۡا یَکۡذِبُوۡنَ ﴿۱۰﴾ وَ اِذَا قِیۡلَ لَہُمۡ لَا تُفۡسِدُوۡا فِی
الۡاَرۡضِ ۙ قَالُوۡۤا اِنَّمَا نَحۡنُ مُصۡلِحُوۡنَ ﴿۱۱﴾ اَلَاۤ اِنَّہُمۡ ہُمُ الۡمُفۡسِدُوۡنَ وَ لٰکِنۡ
لَّا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿۱۲﴾ وَ اِذَا قِیۡلَ لَہُمۡ اٰمِنُوۡا کَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوۡۤا اَنُؤۡمِنُ
کَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَہَآءُ ؕ اَلَاۤ اِنَّہُمۡ ہُمُ السُّفَہَآءُ وَ لٰکِنۡ لَّا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۳﴾ وَ اِذَا
لَقُوا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا قَالُوۡۤا اٰمَنَّا ۚۖ وَ اِذَا خَلَوۡا اِلٰی شَیٰطِیۡنِہِمۡ ۙ قَالُوۡۤا اِنَّا
مَعَکُمۡ ۙ اِنَّمَا نَحۡنُ مُسۡتَہۡزِءُوۡنَ ﴿۱۴﴾ اَللّٰہُ یَسۡتَہۡزِئُ بِہِمۡ وَ یَمُدُّہُمۡ فِیۡ
طُغۡیَانِہِمۡ یَعۡمَہُوۡنَ ﴿۱۵﴾

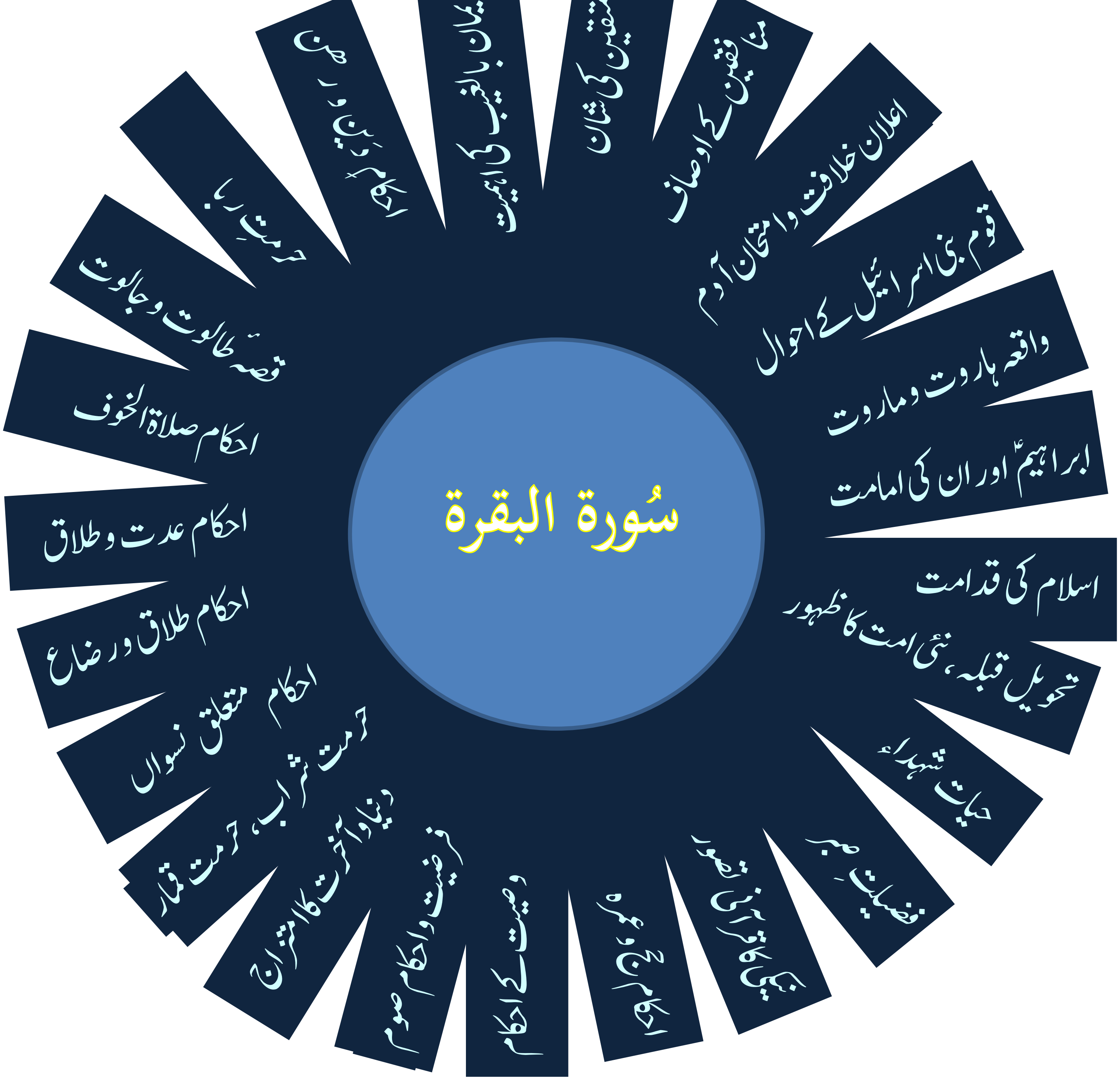
سُورة البقرة
متقین کی شان
منافقین کے اوصاف
اعلان خلافت و امتحان آدم
قوم بنی اسرائیل کے احوال
واقعہ ہاروت وماروت
ابراہیمؑ اور ان کی امامت
اسلام کی قدامت
تحویل قبلہ، نئی امت کا ظہور
حیات شہداء
فضیلتِ صبر
نیکی کا قرآنی تصور
احکام حج و عمرہ
وصیت کے احکام
فرضیت و احکام صوم
دنیا و آخرت کا امتزاج
حرمت شراب، حرمت قمار
احکام متعلق نسواں
احکام طلاق و رضاع
احکام عدت وطلاق
احکام صلاۃ الخوف
قصہ طالوت وجالوت
حرمتِ ربا
احکام دَین و رہن
ایمان بالغیب کی اہمیت

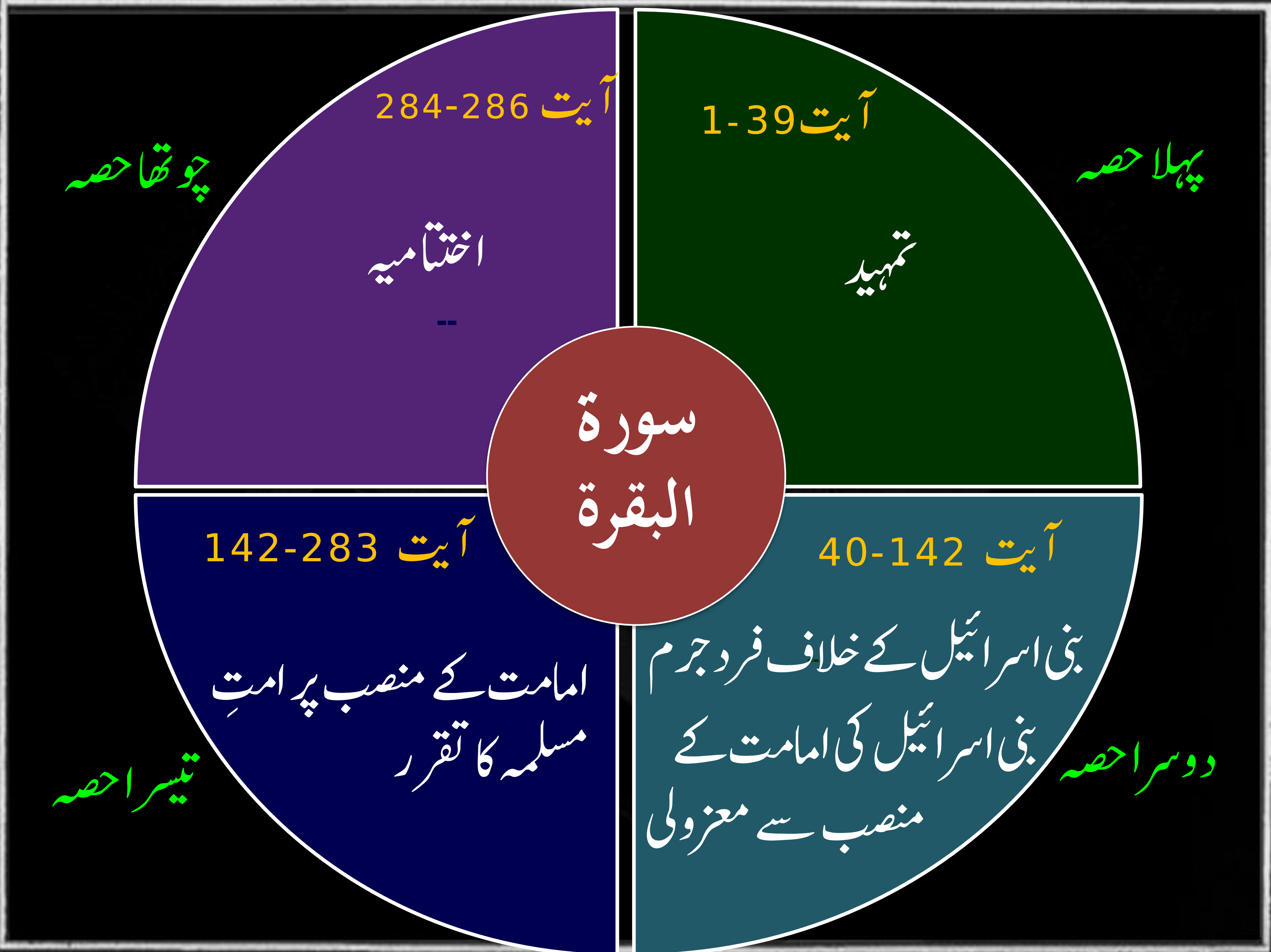
سورة البقرة
پہلا حصہ
آیت 1-39
تمہید
دوسرا حصہ
آیت 40-142
بنی اسرائیل کے خلاف فردِ جرم
بنی اسرائیل کی امامت کے منصب سے معزولی
تیسرا حصہ
آیت 142-283
امامت کے منصب پر امتِ مسلمہ کا تقرر
چوتھا حصہ
آیت 284-286
اختتامیہ

آیات ۳۰ - ۳۹
انسان کا منصب خلافت
منصبِ خلافت (۳۰)
تاریخِ خلافت، انسانی صلاحیت
۳۰-۳۳
ابلیس کا کردار (۳۴)
آدم کی توبہ (۳۵-۳۷)
قانون ہدایت و جزاء و سزا
(۳۵-۳۷)
آیات ۱-۲۰
تین انسانی
گروہوں کی صفات
مومنین کی صفات (۱-۵)
کفار کی صفات (۶-۷)
منافقین کی صفات
(۸-۲۰)
سورۃ البقرۃ
پہلا تمہیدی حصہ
آیات ۲۱ - ۲۹
تمام انسانوں کو توحید اور قرآن پر ایمان کی دعوت
پہلے گروہ میں شامل ہونے کی دعوت

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّقُوۡلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَمَا هُمۡ بِمُؤۡمِنِيۡنَ ۘ‏ ﴿۸﴾

وَمِنَ النَّاسِ - اور لوگوں میں سے

مَنۡ - وہ (بھی) ہیں جو

يَّقُوۡلُ - کہتے ہیں

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ - ہم ایمان لائے اللہ پر

وَبِالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ - اور آخری دن پر

وَمَا هُمۡ - اور نہیں ہیں وہ

بِمُؤۡمِنِيۡنَ - ایمان لانے والے

وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّقُوۡلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ مَا
هُمۡ بِمُؤۡمِنِيۡنَ ۘ ⑧

اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں ہم ایمان
لائے اللہ پر اور آخرت کے دن پر، حالانکہ در حقیقت وہ
مومن نہیں ہیں

Of the people there are some who say: "We believe in Allah and the Last Day;" but they do not (really) believe.

محمد اقبال

وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّقُوۡلُ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَ بِالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ مَا ھُمۡ بِمُؤۡمِنِیۡنَ ۘ ﴿۸﴾

تیسرا گروہ - منافقین

- یہاں سے گروہِ منافقین کا ذکر شروع ہوتا ہے
- **منافقین** - وہ گروہ جنہیں نہ تو حق پر ایمان لانے کی توفیق حاصل ہوئی اور نہ ہی اعلانیہ اس کے انکار اور اسے رد کرنے کی جرأت ہوئی۔ وہ دل میں کفر رکھتے ہیں اور زبان سے ایمان کا اقرار کرتے ہیں۔
- آیت ۲۰ تک منافقین کے کردار، ان کی باطنی شخصیت اور اعمال کو بیان کیا گیا ہے تاکہ مسلمان ان کو ان علامات سے پہچان لیں (اور خود بھی اس سے دور رہیں)
- ایک صحیح سلیم انسان کا ظاہر و باطن ، جسم و روح، گفتار و کردار ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں، سچ اور سچائی اس کا اصل سرمایہ لیکن منافق انسان میں ان سب میں تضاد ہوتا ہے اور اس کا اصل سرمایہ جھوٹ ہوتا ہے

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَ مَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ ؕ ⑨

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ - وہ دھوکہ دیتے ہیں اللہ کو (خ د ع)

خَادَعَ يُخَادِعُ ، خِدَاعًا دھوکہ دینا (III)

جب خدع کی نسبت اللہ کی طرف ہو تو... "وہ اللہ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں"

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے

وَ مَا - اور نہیں

يَخْدَعُوْنَ - وہ دھوکہ دیتے

اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ - مگر اپنے آپ کو

وَ مَا - اور نہیں

يَشْعُرُوْنَ - وہ شعور رکھتے

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَ مَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ
اَنْفُسَهُمْ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ ؕ ﴿٩﴾

وہ اللہ اور ایمان لانے والوں کے ساتھ دھوکہ بازی کر رہے ہیں، مگر در اصل وہ خود اپنے آپ ہی کو دھوکے میں ڈال رہے ہیں اور انہیں اس کا شعور نہیں ہے

They think to beguile Allah and those who believe, and they beguile none save themselves; but they perceive not.

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝٩

يُخٰدِعُوْنَ - بابِ مفاعلہ، جسکی صفات میں سے ایک جانبین کی شرکت ...

- خَادَعَ يُخَادِعُ ، خِدَاعًا (مفاعلہ - III) دھوکا دینے کی ایسی کوشش جس میں کامیابی کی کوئی امید نہیں ہوتی اور دھوکا دینے والا صرف اپنی حماقت کا ثبوت دیتا ہے
- خَدَعَ يَخْدَعُ، خَدْعًا (I) دھوکا دہی کی ایسی کوشش جس میں کامیابی کی امید ہو
- پہلے فرمایا کہ وہ اللہ کو دھوکا دینے کی کوشش کر رہے ہیں اور اس کے لیے مخادعت (يُخَادِعُ) کو استعمال کیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ ایسی کوشش ہے جس میں کبھی کامیابی نہیں ہو سکتی کیونکہ اللہ کو دھوکا دینے میں کون کامیاب ہو سکتا ہے
- البتہ اس کا نتیجہ یہ ضرور ہوگا کہ وہ اس دھوکا دہی میں خود دھوکا کھا جائیں گے
- کچھ "اہلِ دانش" اپنے مومن ہونے کا اظہار کرتے ہیں حالانکہ وہ مومن نہیں اور یوں وہ اللہ کو اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ حقیقت میں وہ خود دھوکہ کھا رہے ہیں

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ ۙ۬ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝۱۰

فِيْ قُلُوْبِهِمْ - ان کے دلوں میں

مَّرَضٌ - ایک مرض ہے

فَزَادَهُمُ اللّٰهُ - تو بڑھایا ان کو اللہ نے

مَرَضًا - مرض کے لحاظ سے

وَلَهُمْ - اور ان کے لیے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ - ایک دردناک عذاب

بِمَا - اس سبب سے جو

كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ - وہ جھوٹ بولتے ہیں

مرض : اعتدال و توازن کا مفقود ہونا

جو مزاج میں بھی ہو سکتا ہے اور اخلاق میں بھی

(ز ي د) زَادَ يَزِيْدُ ، زِيادَةً

زیادہ کرنا ، بڑھانا

اردو میں : زائد ، زیادہ ، مزید ، زوائد

فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ
اَلِيۡمٌۢ ۙ بِمَا كَانُوۡا يَكۡذِبُوۡنَ ﴿۱۰﴾

ان کے دلوں میں ایک بیماری ہے، پس بڑھادی ہے اللہ
نے ان کی بیماری، اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے اس
لیے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے

In their hearts is a disease; and Allah has increased their disease: And grievous is the penalty they (incur), because they are false (to themselves).

محمد اقبال

فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۢ ۙ بِمَا كَانُوۡا يَكۡذِبُوۡنَ ﴿۱۰﴾

مرض - کردار کی کمزوری (weakness of character)

- مرض کا لفظ قرآن میں عموماً دو معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ ایک کینہ اور حسد کے معنی میں۔ دوسرے نفاق کے معنی میں (نفاق کی دوسری علامت)
- یہود کے اندر اگرچہ کینہ، بغض اور حسد بھی کوٹ کوٹ کے بھرا ہوا تھا لیکن یہاں ان کے کردار کی جس پستی کا ذکر ہے وہ نفاق ہے (جو ایمان کے متضاد ہے) اور ان کا یہ نفاق ان کے اس بغض اور عناد کا نتیجہ ہے جو وہ پیغمبرؐ اور مسلمانوں سے رکھتے ہیں
- یہ ان کے اخلاقی اور روحانی مرض کا تذکرہ ہے جو انسان کو روحانی ارتقا اور اعلیٰ انسانی اقدار سے محروم کر دیتا ہے۔
- آگاہ رہو! فقر و احتیاج ایک المیہ ہے، فقر سے بدتر جسمانی بیماری ہے اور جسمانی بیماری سے بھی بدتر دل کی بیماری ہے - (حضرت علیؑ)

فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌۢ ۙ بِمَا كَانُوۡا يَكۡذِبُوۡنَ ﴿۱۰﴾

- نفاق، قلب یعنی روح اور عقل کی بیماری ہے
- جس طرح جسمانی مرض کی صورت میں پورا جسمانی نظام درہم برہم ہو جاتا ہے، بدن سست ہو جاتا ہے اور اعضائے بدن اپنے فرائض کی بجاآوری کے قابل نہیں رہتے اس طرح منافق کی عقل بھی معقول باتوں کا ادراک نہیں کر سکتی اور مفید باتوں اور واضح دلائل و براہین کو سمجھنے سے قاصر ہوتی ہے۔ یہ مرض منافقین کے اپنے عمل سے پیدا ہوتا ہے اور جب یہ قابل علاج نہ رہے تو اللہ تعالیٰ انہیں ان کے حال پر ہی چھوڑ دیتا ہے۔ چنانچہ مرض کے مضر اثرات اور مہلک جراثیم مکمل طور پر اسے اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں اور ایسا ہونا قانون فطرت کے عین مطابق ہے۔
- لہٰذا منافقین کے اس مرض کو خدا کی طرف نسبت دینا درست ہے، البتہ اس کے ذمہ دار خود منافقین ہیں۔

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ لَا تُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ ۙ قَالُوۡۤا اِنَّمَا نَحۡنُ مُصۡلِحُوۡنَ ۝١١

وَاِذَا - اور جب بھی

قِيۡلَ لَهُمۡ - کہا جاتا ہے ان سے

لَا تُفۡسِدُوۡا - نہ فساد پھیلاؤ

فِى الۡاَرۡضِ - زمین میں

قَالُوۡۤا - وہ کہتے ہیں

اِنَّمَا نَحۡنُ - ہم تو بس

مُصۡلِحُوۡنَ - اصلاح کرنے والے ہیں (ص ل ح)

صلَحَ يَصلَحُ ، صَلاحًا... ٹھیک ہونا، درست کرنا

فسد - حد اعتدال سے تجاوز کرنا

فساد - اصلاح کی ضد ہے

اِنَّمَا - کلمۂ حصر preventive particle

مصلح - (فاعل)
اصلاح کرنے والا

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٢﴾

اَلَآ - خبردار رہو

اِنَّهُمْ - بیشک یہ لوگ

هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ - ہی فساد کرنے والے ہیں

وَلٰكِنْ - اور لیکن

لَّا يَشْعُرُوْنَ - یہ شعور نہیں رکھتے

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ ۙ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ
مُصْلِحُونَ ﴿١١﴾ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ ﴿١٢﴾

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ برپا کرو تو کہتے ہیں
کہ ہم ہی تو ہیں اصلاح کرنے والے خبردار ! اصل میں یہی لوگ
فسادی ہیں مگر انہیں شعور نہیں ہے- خبردار ! اصل میں یہی
لوگ فسادی ہیں مگر انہیں شعور نہیں ہے

When it is said to them: "Make not mischief on the earth," they say: "Why, we only Want to make peace!" Of a surety, they are the ones who make mischief, but they realise (it) not.

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ⑪

فساد فی الارض : منافقین کی تیسری علامت

- منافقین معاشرے کا امن و سکون برباد کرتے، لوگوں کے درمیان نفرت کا بیج بوتے اور ان میں تفرقہ ڈالتے ہیں۔
- وہ اس تخریب کاری کو اصلاح کا نام دے کر یہ نعرہ لگاتے ہیں کہ ہم تو اجتماعی مفادات کے تحفظ کی خاطر یہ کام کر رہے ہیں۔
- اس قسم کے دلفریب نعروں کی آڑ میں یہ لوگ اقوام و مذاہب کا استحصال کرتے ہیں اور ان میں خانہ جنگی کراتے ہیں انہیں تقسیم کرتے ہیں اور ان پر حکومت کرتے ہیں
- یہ کام عصرِ رسالت ﷺ میں بھی نمایاں تھا لیکن موجودہ دور میں اب اس کا دائرہ عمل بہت وسیع ہو گیا ہے۔
- حق کی جماعت منافقین کی ان سازشوں پر نظر رکھتی ہے (لَا تُفْسِدُوْا ... سے واضح

وَ اِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ اٰمِنُوۡا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوۡٓا اَنُؤۡمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ‌ؕ

وَ اِذَا قِيۡلَ - اور جب بھی کہا جاتا ہے

لَهُمۡ اٰمِنُوۡا - ان سے (کہ) ایمان لاؤ

كَمَآ - جیسے

اٰمَنَ النَّاسُ - ایمان لائے یہ لوگ

قَالُوۡٓا - (تو) وہ کہتے ہیں

اَنُؤۡمِنُ - کیا ہم ایمان لائیں

كَمَآ - جیسے

اٰمَنَ السُّفَهَآءُ - ایمان لائے یہ بیوقوف

(السُّفَهَآءُ کی تفصیل اگلی سلائیڈ میں)

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾

اَلَآ - خبردار رہو

اِنَّهُمْ - یقیناً یہ لوگ

هُمُ السُّفَهَآءُ - ہی بیوقوف ہیں (س ف ہ) سَفِيْهٌ بے وقوف (واحد)

سُفَهَاءُ بے وقوف (جمع)

سَفِهَ يَسفَهُ ، سَفَاهاً... بے عقل ہونا

سفہ: جسمانی ہلکا پن، عرف عام میں کم عقل

اردو میں : سفیہہ، سفاہت (حماقت)

وَلٰكِنْ - اور لیکن

لَّا يَعْلَمُوْنَ - جانتے نہیں ہیں

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ اٰمِنُوۡا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوۡٓا اَنُؤۡمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَآ اِنَّهُمۡ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰـكِنۡ لَّا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۳﴾

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ایمان لاؤ جس طرح ایمان لائے سب لوگ، تو کہتے ہیں کیا ہم ایمان لائیں جس طرح بے وقوف ایمان لائے؟ جان لو کہ بیوقوف تو یہ لوگ خود ہیں لیکن وہ علم نہیں رکھتے

When it is said to them: "Believe as the others believe:" They say: "Shall we believe as the fools believe?" Nay, of a surety they are the fools, but they do not know.

وَ اِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ اٰمِنُوۡا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوۡۤا اَنُؤۡمِنُ كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ‌ؕ

منافقین کی چوتھی علامت یہ ہے کہ وہ مؤمنین کو معاشرے کا ادنٰی طبقہ سمجھتے اور یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ صرف بیوقوف لوگ ہی انبیاء علیہ السلام پر ایمان لاتے ہیں

- یہ نظریہ سابقہ انبیاء علیہ السلام کی امتوں کے بارے میں بھی قائم کیا جاتا رہا ہے۔ حضرت نوحؑ کی امت کے بارے میں اس وقت کے لوگ کہتے تھے: قَالُوۡۤا اَنُؤۡمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الۡاَرۡذَلُوۡنَ - انہوں نے کہا: ہم تم پر کیسے ایمان لے آئیں جب کہ ادنٰی درجے کے لوگ تمہارے پیروکار ہیں
- آج کل بھی اہل دین کے ساتھ یہی رویہ اختیار کیا جاتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ پہلے انہیں ارذل یا سفہاء کہا جاتا تھا اور آجکل رجعت پسند، جمود پسند، قدامت پرست، بنیاد پرست..... وغیرہ کہا جاتا ہے۔
- اللہ کا ارشاد - چند روز کے دنیاوی مفاد کی خاطر ابدی زندگی تباہ کرنے والے لوگ ہی درحقیقت احمق ہیں

وَ اِذَا لَقُوا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا قَالُوۡۤا اٰمَنَّا ۚۖ وَ اِذَا خَلَوۡا اِلٰی شَیٰطِیۡنِہِمۡ ۙ

وَ اِذَا لَقُوا - اور جب وہ لوگ ملتے ہیں (ل ق ي)

لَقِيَ يَلْقَى ، لِقاءً سامنے آنا، ملنا، تجربہ ہونا

اردو میں: القاء
ملاقات، لقا

الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا - ان لوگوں سے جو ایمان لائے

قَالُوۡۤا - (تو) وہ کہتے ہیں

اٰمَنَّا - ہم ایمان لائے

وَ اِذَا خَلَوۡا - اور جب وہ تنہائی میں (ملتے ہیں) (خ ل و)

خَلَا يَخْلُو ، خَلاءً.. خالی ہونا، گزرنا (وقت کا)، تنہا ہونا

اردو میں:
خلوت، خلا،
خالی، تخلیہ

اِلٰی شَیٰطِیۡنِہِمۡ - اپنے شیطانوں سے

قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۴﴾

قَالُوْٓا - تو کہتے ہیں

اِنَّا - بیشک ہم

مَعَكُمْ - تمہارے ساتھ ہیں

اِنَّمَا نَحْنُ - ہم تو بس

مُسْتَهْزِءُوْنَ - مذاق کرنے والے ہیں (ھ ز أ)

اِسْتَهْزَأَ يَسْتَهْزِئُ ، اِسْتِهْزَاءً : مذاق اڑانا، ہنسی اڑانا (X - استفعال)

مُسْتَهْزِئ : مذاق کرنے والا - (اسم فاعل)

اردو میں : استہزاء

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى
شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۴﴾

اور جب وہ مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور
جب وہ اپنے شیطانوں میں تنہا ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تو تمہارے
ساتھ ہیں، ہم تو (مومنوں سے) محض مذاق کر رہے ہیں

When they meet those who believe, they say: "We believe;" but when they are alone with their evil ones, they say: "We are really with you: We (were) only jesting."

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿١٥﴾

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ - اللہ مذاق کرتا ہے

بِهِمْ - ان سے

وَيَمُدُّهُمْ - وہ ڈھیل دیتا ہے ان کو (م د د)

اردو میں: مدد، امداد، مدت، مدوجزر، مداد

مَدَّ يمُدّ ، مَدًّا : کسی چیز کو لمبائی میں کھینچنا، بڑھانا، پھیلانا، مہلت دینا

فِيْ طُغْيَانِهِمْ - ان کی سرکشی میں (ط غ ي)

اردو میں: طغیان، طغیانی، طاغوت

طَغَى يَطْغَى ، طُغْيَاناً سرکشی اختیار کرنا، حد سے نکل جانا

يَعْمَهُوْنَ - وہ لوگ بھٹکتے ہیں (ع م ه)

عَمِهَ يَعمَهُ ، عَمَهًا سرگرداں ہونا، فقدان بصیرت کی وجہ سے بھٹکنا

عمه اور عمي کا فرق !

ٱللَّهُ يَسۡتَهۡزِئُ بِهِمۡ وَيَمُدُّهُمۡ فِي طُغۡيَٰنِهِمۡ يَعۡمَهُونَ ١٥

عمه اور عمي کا فرق

- دونوں کا بنیادی لغوی مفہوم ہے آنکھوں کا بینائی سے محروم ہونا
- عمي ۔زیادہ تر ظاہری آنکھوں کے نابینا ہونے کے لیے استعمال ہوتا ہے اسی لیے اندھے کو أعمی کہتے ہیں۔اس کی جمع عمي ہے
- عمه ۔زیادہ تر دل کی آنکھوں کے نابینا ہونے کے لیے آتا ہے۔ بصیرت کے فقدان کا لازمی نتیجہ چونکہ حیرانی اور سر گردانی ہے اس لیے عمه ان معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿١٥﴾

اللہ ہنستا ہے ان پر اور ان کی سرکشی، جس میں وہ اندھے
بھٹکتے ہیں، ان کو ڈھیل دیے جاتا ہے

Allah will throw back their mockery on them, and give them rope in their trespasses; so they will wander like blind ones (To and fro).

وَ اِذَا لَقُوا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا قَالُوۡۤا اٰمَنَّا ۚۖ وَ اِذَا خَلَوۡا اِلٰی شَیٰطِیۡنِہِمۡ ۙ قَالُوۡۤا اِنَّا مَعَکُمۡ ۙ اِنَّمَا نَحۡنُ مُسۡتَہۡزِءُوۡنَ ﴿۱۴﴾

منافقین کی پانچویں علامت - یہ ہے کہ وہ داخلی طور پر کچھ ہوتے ہیں اور خارجی طرز عمل کچھ اور رکھتے ہیں۔

- درون خانہ یہ لوگ دشمنوں سے وابستہ ہوتے ہیں اور مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ وہ ایمان والے ہیں
- شیطان کا لفظ شَاطَ یَشِیۡطُ* سے فعلان کے وزن پر مبالغے کا صیغہ ہے
- اس کے معنی- جلد باز، تندخو مشتعل مزاج اور شریر و سرکش
- ان خصوصیات کے حامل جنوں میں سے بھی ہوتے ہیں اور انسانوں میں سے بھی
- یہاں یہ لفظ یہود کے ان لیڈروں کے لیے استعمال ہوا ہے، جو فساد فی الارض کے اس سارے کھیل کی رہنمائی کر رہے تھے۔

اَللّٰهُ يَسۡتَهۡزِئُ بِهِمۡ وَيَمُدُّهُمۡ فِىۡ طُغۡيَانِهِمۡ يَعۡمَهُوۡنَ ﴿۱۵﴾

اللہ کا مذاق کرنا !

- اللہ کی ذاتِ استہزاء، تمسخر اور مکر و فریب جیسے مذموم کاموں سے منزہ و مبرا ہے لہٰذا جب اس قسم کے الفاظ اس کے بارے میں استعمال کئے جائیں تو اس وقت ان الفاظ کے وہ معنی مراد نہیں ہوتے جو مخلوق کے متعلق ان سے مراد لئے جاتے ہیں
- کسی بھی لفظ کے معنی متعین کرتے وقت اس کی نسبت و اضافت کو بڑا دخل ہوتا ہے لہٰذا جب اس قسم کے الفاظ خدا کے بارے میں استعمال ہوں تو ان کا مطلب ان کاموں کی سزا دینا ہوتا ہے
- یہاں استہزاء کا مفہوم انتقام لینا ہے یعنی اللہ ان کو ان کی اس حرکت کی سزا دیتا ہے اور ان سے انتقام لیتا ہے
- اللہ ان کو اس شرارت کی یہ سزا دیتا ہے کہ دنیا میں ان پر اسلام کے احکام جاری کرتا ہے اور آخرت میں ان سے کفار والا سلوک کرے گا اور انہیں ابدی جہنم میں جھونکے گا